دستور

(ترمیم شدہ تا دسمبر ۲۰۲۲ء)

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا

sio

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا

D-300، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : دستور اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا

ترمیم شدہ تا : دسمبر ۲۰۲۲ء مطابق جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ

اشاعت : جنوری ۲۰۲۳ء

ناشر : اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا

D-300، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

فون نمبر :011-26949817

Email: prs@sio-india.org

Website: sio-india.org

Dastoor Students Islamic
Organisation of India (Urdu)
Pages: 30

فہرست

تمہید	۵
نام	۹
صدر دفتر	۹
تاریخ نفاذ	۹
مشن اور اغراض و مقاصد	۱۰
طریقہ کار	۱۰
رکنیت	۱۱
انتخاب اور تقرر کے لیے مطلوبہ صفات	۱۲
میقات	۱۲
سرپرستِ اعلیٰ	۱۳
صدرِ تنظیم	۱۴
مرکزی مشاورتی کونسل	۱۷
جنرل سکریٹری	۲۰

سر پرستِ حلقہ	۲۱
حلقہ جاتی مشاورتی کونسل	۲۱
صدرِ حلقہ	۲۴
سکریٹری حلقہ	۲۵
مقامی تنظیم	۲۶
صدر مقامی	۲۶
مقامی مشاورتی کونسل	۲۷
بیت المال	۲۷
رکنیت کی برخواستگی	۲۹
تنظیمی ضوابط	۳۰
تنظیم کی تحلیل	۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

خداوند عالم، جو ساری کائنات کا خالق، مالک اور فرماں روا ہے اور جس کے احکام تکوینی ہر جگہ جاری وساری ہیں اور کسی میں اس سے سرتابی کا یارا نہیں ہے، اس نے اپنی بے پایاں مملکت کے اس حصے میں جسے زمین کہتے ہیں، انسان کو آباد کیا ہے۔ اسے دیکھنے سننے اور سوچنے سمجھنے کی قوتیں دیں، بھلائی برائی کی تمیز بخشی اور فی الجملہ ایک طرح کی آزادی اور اختیار دے کر اسے ایک خاص منصب اور ساری مخلوق میں ایک ممتاز مقام عطا فرمایا جس کا مدعا در حقیقت امتحان و آزمائش ہے کہ انسان اگر اپنی زندگی کے اختیاری حصے میں اس کا مطیع و فرمان ہے تو اس کے نتیجہ میں وہ ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوگا اور اگر وہ اس اختیار و آزادی کا غلط استعمال کرتا ہے اور اسے سرتابی کی راہوں میں لگاتا ہے تو اس کی سزا بھگتے گا۔

خالق کائنات نے جہاں انسان کو جملہ مادی ضروریات کی تکمیل کا وافر سامان بہم پہنچایا وہیں اس کی رحمت، حکمت اور شان کریمی کا تقاضا تھا کہ وہ اس کی ہدایت و رہ نمائی کا بھی انتظام فرمائے۔ چناں چہ اس نے انسانوں ہی میں سے پاکیزہ ہستیوں کو منتخب کیا جو اس پر ایمان رکھنے والی اور اس کی مرضی و احکام کی پیروی کرنے والی تھیں اور ان کو ہدایت دے کر اس کام پر مامور فرمایا کہ وہ بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھائیں اور اللہ کی طرف پلٹنے کی دعوت دیں تا کہ وہ دنیا میں غلط بینی اور غلط کاری اور آخرت میں اللہ کی ناراضی سے بچیں اور دونوں جہاں کی کامرانیوں سے ہم کنار ہوسکیں۔

اللہ کے یہ پیغمبر مختلف قوموں اور ملکوں میں آتے رہے اور جو فرض ان کے سپرد کیا گیا تھا اس

کو پوری طرح انجام دیتے رہے۔ ان سب کا ایک ہی مشن تھا کہ اللہ کی ہدایت اور اس کے عطا کردہ ضابطہ حیات پر خود عمل کریں اور اس پر چلنے کی لوگوں کو دعوت دیں۔ مگر ہوتا یہ رہا کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد تو ان کی دعوت قبول کرنے پر آمادہ ہی نہ ہوئی اور جنھوں نے اسے قبول کر کے ایک فرمانبردار امت کی حیثیت اختیار کی رفتہ رفتہ وہ بھی بگڑتے چلے گئے، یہاں تک کہ بعض امتیں ہدایت الٰہی کو بالکل ہی گم کر بیٹھیں یا وہ ہدایت ان کی غفلت اور امتداد زمانہ کی نذر ہو گئیں اور بعض گروہوں نے تو ارشادات خداوندی کو اپنی تحریفات اور آمیزشوں سے مسخ کر دیا۔

آخر میں پروردگار عالم نے حضرت محمد ﷺ کو اس کام کے لیے مبعوث فرمایا جس کے لیے پچھلے انبیاؑ آتے رہے تھے۔ آپ ﷺ کے مخاطب عام انسان بھی تھے اور پچھلے انبیاءؑ کے بگڑے ہوئے نام لیوا بھی۔ آپ ﷺ کا مشن یہ تھا کہ ان سب کو سیدھی راہ کی طرف دعوت دیں اور جو اس دعوت ہدایت کو قبول کریں انھیں ایک لڑی میں پرو کر ایک فرمانبردار ملت ”امت مسلمہ“ بنادیں جو ایک طرف خود اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کا نظام الٰہی ہدایت پر قائم کرے اور دوسری طرف دنیا والوں کی ہدایت و اصلاح کا فریضہ انجام دے۔

سلیم فطرت والے جن نفوس نے آنحضرت ﷺ کی دعوت قبول کی ان کی عادتیں سدھریں، سیرتیں سنوریں اور اخلاق بلند ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت سے وہ اتنے نیک، راست باز اور پاکیزہ اخلاق کے حامل انسان بنے کہ دنیا اس دعوت کی رحمت و برکت اور عظمت و برتری کو محسوس کیے بغیر نہ رہ سکی۔ لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوتے چلے گئے۔ افراد کا شخصی ارتقا ہوا، ان پر مشتمل ایک صالح معاشرہ وجود میں آیا اور بالآخر اس مثالی ریاست کی تشکیل عمل میں آئی جس کا سارا کاروبار اللہ کی ہدایت اور اس کے عطا کردہ ضابطہ حیات کے مطابق انجام پایا تھا۔ انسان کو اپنی مشکلات و مسائل کا حل مل گیا، دکھوں کا مداوا ہو گیا اور لوگوں کو ذہنی سکون و قلبی اطمینان نصیب ہوا، اس طرح رہتی دنیا تک ہدایت و رہ نمائی کا مکمل نمونہ سامنے آیا اور ہمیشہ کے لیے وہ صحت مند خطوط

واضح طور پر متعین ہو گئے جن پر آئندہ نسلوں کی صحیح تعلیم و تربیت کی جا سکتی ہے۔

اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی یہ وہی ہدایت اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو آج بھی انسانی سماج کے تمام پیچیدہ مسائل کو بحسن و خوبی حل کر سکتا ہے اور بلا امتیاز رنگ و نسل تمام افراد، اصناف اور طبقات کے لیے عدل و قسط، خیر و صلاح اور تعمیر و ترقی کا بہترین سامان فراہم کر سکتا ہے۔ آج کا انسان جس فکری، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بحران میں مبتلا ہے اور خود ہمارا ملک جن مسائل و مشکلات سے دوچار ہے اللہ کا عطا کردہ یہی ضابطہ حیات ''دین اسلام'' ان کا نہایت موزوں اور بہترین حل ہے۔

اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ اس دین اسلام کی دعوت و تبلیغ اور اس کے قیام میں ملت کے نوجوان اور طلبہ حصہ لے سکیں اور ایک صالح معاشرہ کے قیام اور ملک کی تعمیر و ترقی میں معاون و مددگار بننے کے لیے ان کی صلاحیتیں نشو نما پائیں، ان کا شعور و احساس بیدار ہو، اعلیٰ مقاصد کے لیے ایثار و قربانی کا جذبہ ابھرے اور ان کی توانائیاں ملک سے برائیوں کو مٹانے اور بھلائیوں کو پروان چڑھانے کے لیے صرف ہوں اور ان کوششوں کا اصل محرک یہی ہو کہ آقا و پروردگار ہم سے راضی ہو جائے اور آخرت میں اس کی رضا و خوشنودی ہمیں نصیب ہو۔

دستور

(ترمیم شدہ تا دسمبر ۲۰۲۲ء)

نام

دفعہ ۱

اس تنظیم کا نام ”اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا“ ہو گا اور اس دستور کا نام ”دستور اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا“ ہو گا۔

صدر دفتر

دفعہ ۲

تنظیم کا صدر دفتر دہلی میں ہو گا۔ البتہ مرکزی مشاورتی کونسل صدر دفتر کے مقام کی تبدیلی کے لیے مُجاز ہو گی۔

تاریخ نفاذ

دفعہ ۳

یہ دستور یکم محرم الحرام ۱۴۰۳ھ (۱۹/ اکتوبر ۱۹۸۲ء) سے نافذ ہو گا۔

مشن اور اغراض و مقاصد

دفعہ ۴

(الف) مشن:

تنظیم کا مشن الٰہی ہدایت کے مطابق سماج کی تشکیل نو کے لیے طلبہ اور نوجوانوں کو تیار کرنا ہوگا۔

(ب) اغراض و مقاصد:

۱۔ طلبہ اور نوجوانوں کو اسلام کی دعوت دینا۔

۲۔ طلبہ اور نوجوانوں میں علم دین کی اشاعت اور دین کا شعور بیدار کرنا۔

۳۔ طلبہ اور نوجوانوں کو آمادہ کرنا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق ڈھالیں۔

۴۔ طلبہ اور نوجوانوں کو معروف کے فروغ اور منکر کے ازالہ کے لیے آمادہ کرنا۔

۵۔ نظام تعلیم میں اخلاقی اقدار اور تعلیمی اداروں میں بہتر اخلاقی و تعلیمی ماحول کو فروغ و نشو نما دینا۔

۶۔ افراد تنظیم کی ہمہ جہت تربیت کرنا، ان کی صلاحیتوں کو نشو نما دینا اور انھیں تحریک اسلامی کے لیے مفید تر بنانا۔

طریقہ کار

دفعہ ۵

۱۔ تنظیم کی اصل رہ نما اور اساس کار قرآن و سنت ہوگی۔

۲۔ تنظیم اپنے کاموں میں اخلاقی حدود کی پابند ہوگی۔

۳۔ تنظیم اپنے اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے پر امن اور تعمیری طریقے اور تعلیم وتلقین اور نشر واشاعت کے معروف ذرائع اختیار کرے گی اور ان تمام امور سے اجتناب کرے گی جو صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فرقہ وارانہ منافرت، طبقاتی کشمکش اور فساد فی الارض رونما ہوسکتا ہو۔

رکنیت

دفعہ ٦

ہر طالب علم اور نوجوان جو انڈین یونین کا شہری ہو اس تنظیم کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ:

۱۔ تنظیم کے دستور کو سمجھ لینے کے بعد عہد کرے کہ وہ اس دستور اور اس کے مطابق نظم کی پابندی کرے گا۔

۲۔ صوم وصلوٰۃ کا پابند، دین کے دیگر فرائض کو بھی ان کی شرعی پابندیوں کے ساتھ ادا کرنے کے لیے کوشاں اور کبائر سے مجتنب ہو۔

۳۔ ہندوستان میں مقیم ہو۔

۴۔ اس کی عمر ۳۰ سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ:

(i) ان شرائط کی تکمیل کی صورت میں کوئی طالب علم / نوجوان اس وقت تنظیم کا ممبر قرار پائے گا جب کہ صدرِ تنظیم اس کی درخواست ممبری منظور کرلے۔

(ii) اگر کسی ممبر کی عمر دورانِ سال ۳۰ سال مکمل ہو رہی ہو تب بھی وہ سال کے اختتام تک تنظیم کا ممبر برقرار رہے گا۔

انتخاب اور تقرر کے لیے مطلوبہ صفات

دفعہ ۷

(الف) تنظیمی عہدے داروں کے لیے:

۱۔ وہ تنظیم کا ممبر ہو لیکن کسی عہدہ کا خواہشمند نہ ہو۔

۲۔ دینی معلومات، تقویٰ، معاملہ فہمی، تدبر و اصابتِ رائے، دستور کی پابندی، راہِ خدا میں استقامت و سرگرمی اور تنظیمی صلاحیت کے اعتبار سے اپنے حلقہ انتخابات یا تقرر میں بحیثیت مجموعی موزوں تر ہو۔

(ب) مشاورتی کونسل کے ممبروں کے لیے اور انتخابی مقاصد کی غرض سے منتخب نمائندوں کے لیے:

۱۔ وہ تنظیم کا ممبر ہو لیکن مشاورتی کونسل کی ممبری یا تنظیم کے کسی اور عہدے کا خواہش مند نہ ہو۔

۲۔ دینی معلومات، تقویٰ، معاملہ فہمی، تدبر و اصابتِ رائے، دستور کی پابندی اور راہِ خدا میں استقامت کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی انتخاب کے ممبروں میں بہتر ہو۔

میقات

دفعہ ۸

۱۔ تنظیم کی میقات دو سالہ ہو گی۔ مرکز اور حلقوں کے عہدے داروں کا انتخاب یا تقرر دو سال کے لیے اور مقامی عہدے داروں کا ایک سال کے لیے ہو گا۔

۲۔ اگر دورانِ میقات کسی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے انتخابات یا تقرر کرنا پڑے تو یہ انتخاب یا تقرر میقات کی باقی مدت کے لیے ہو گا۔

۳۔ مرکز یا حلقوں کے دستوری مناصب پر فائز ممبرانِ تنظیم کی عمر اگر دورانِ میقات ۳۰ سال سے زائد ہو رہی ہو تو اپنے منصب پر برقرار رہنے میں ان کی عمر مانع نہ ہو گی۔

سرپرستِ اعلیٰ

دفعہ ۹

اس تنظیم کا ایک سرپرست اعلیٰ ہو گا اور وہ امیر جماعتِ اسلامی ہند ہو گا۔

دفعہ ۱۰

سرپرستِ اعلیٰ کے فرائض و اختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱۔ اس بات پر نگاہ رکھنا کہ تنظیم اپنے اغراض و مقاصد کے مطابق صحت مند خطوط پر اپنے کاموں کو انجام دے رہی ہے یا نہیں۔ اس مقصد کے لیے اسے حق ہو گا کہ حسبِ ضرورت اقدام کر سکے۔

۲۔ تنظیم کے دستور کے مطابق صدرِ تنظیم اور مرکزی مشاورتی کونسل کا انتخاب کرانا۔

۳۔ صدرِ تنظیم اور جنرل سکریٹری کا استعفیٰ منظور کرنا۔

۴۔ تنظیم کے مفاد و مصالح کے پیشِ نظر بوقت ضرورت صدرِ تنظیم اور جنرل سکریٹری کو معطل کرنا۔

۵۔ تنظیم کے مفاد و مصالح کا تقاضا ہو تو صدرِ تنظیم کو مرکزی مشاورتی کونسل کے مشورے سے

اور جنرل سکریٹری کو صدرِ تنظیم کے مشورے سے معزول کرنا۔

۶۔ تنظیم کے اہم یا اختلافی امور یا دستور کی تعبیر و ترمیم سے متعلق فیصلے سرپرستِ اعلیٰ کی منظوری کے بعد روبہ عمل لائے جائیں گے۔

نوٹ: سرپرست اعلیٰ کو اختیار ہو گا کہ اپنے فرائض بوقت ضرورت اپنے کسی مقرر کردہ فرد کے ذریعے انجام دے۔

صدرِ تنظیم

دفعہ ۱۱

صدرِ تنظیم کی حیثیت تنظیم کے سربراہ کی ہو گی اور تنظیم کے ممبر معروف میں اس کی اطاعت کے پابند ہوں گے۔

دفعہ ۱۲

۱۔ حلقوں کی مشاورتی کونسلوں کے ممبران اور ان علاقوں کے جہاں تنظیمی حلقے قائم نہیں ہیں، ممبران کے منتخب نمائندے، صدرِ تنظیم کا انتخاب تنظیم کے ممبران میں سے کریں گے۔

۲۔ اگر کسی وجہ سے وسط مدتی انتخاب کی ضرورت درپیش ہو تو حلقوں کی مشاورتی کونسل کے ممبران اور علاقوں سے ممبران کے منتخب نمائندوں کے علاوہ مرکزی مشاورتی کونسل کے اراکین اور مرکزی اور حلقوں کے دستوری عہدہ داران بھی رائے دینے کے مُجاز ہوں گے۔

۳۔ کوشش کی جائے گی کہ انتخاب اتفاق رائے سے ہو، بصورت دیگر کثرت رائے سے ہو گا۔

دفعہ ۱۳

۱۔ اگر صدرِ تنظیم کی جگہ اچانک کسی وجہ سے خالی ہو جائے تو جنرل سکریٹری فوری طور پر صدرِ تنظیم کا عہدہ سنبھالے گا۔ اس عارضی نظم کی مدت تین ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ اس مدت کے اندر حسبِ دفعہ ۱۲ صدرِ تنظیم کا انتخاب کرالینا ضروری ہوگا۔

۲۔ اگر صدرِ تنظیم کے لیے عارضی طور پر اپنے فرائض سے ازخود سبک دوش ہونا ضروری ہو گیا ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ وہ اس مدت کے لیے سرپرستِ اعلیٰ کے مشورے سے مرکزی مشاورتی کونسل کے ممبروں میں سے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کر دے۔ اس تقرر کی میعاد چھ ماہ سے زائد نہ ہوگی اور تین ماہ سے زائد ہونے کی صورت میں اس کے لیے مرکزی مشاورتی کونسل کی توثیق ضروری ہوگی۔

دفعہ ۱۴

صدرِ تنظیم اس وقت تک اپنے عہدے پر برقرار رہے گا جب تک کہ حسبِ دفعہ ۱۲ یا دفعہ ۱۳ نیا صدرِ تنظیم صدارت کی ذمہ داریاں نہ سنبھال لے۔

دفعہ ۱۵

صدرِ تنظیم کے فرائض و اختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱۔ تنظیم کے نظم ونسق کو درست کرنا۔

۲۔ تنظیم کے اغراض ومقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے جدوجہد کرنا۔

۳۔ تنظیم کی پالیسی کی تشکیل وترمیم اور وہ امور جو مختلف فیہ ہو سکتے ہوں ان کے فیصلے مرکزی مشاورتی کونسل کے مشورے سے کرانا۔

۴۔ کسی اہم معاملہ میں اگر صدرِ تنظیم مرکزی مشاورتی کونسل سے مشورہ کرنے کے موقف میں نہ ہو تو وہ حسبِ موقع مرکزی مشاورتی کونسل یا تنظیم کے ان ممبران کے مشورے سے جن سے بروقت مشورہ ممکن ہو فوری اقدام کرنا اور سرپرستِ اعلیٰ کو اس کی جلد از جلد اطلاع دینا اور مرکزی مشاورتی کونسل کے اگلے اجلاس میں اس فیصلہ اور اقدام کی رپورٹ برائے توثیق پیش کرنا۔

۵۔ مرکزی مشاورتی کونسل کا اجلاس طلب کرنا اور اس کی صدارت کرنا۔

۶۔ حلقہ جاتی مشاورتی کونسلوں اور صدور حلقہ جات کے انتخابات کرانا۔

۷۔ مرکزی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں کسی غیر ممبر کو شرکت کی دعوت دینا، مگر اسے بہرحال رائے دینے کا حق نہ ہوگا۔

۸۔ حسبِ دفعہ ۶ ممبری کی درخواست منظور کرنا اور کسی ممبر کا استعفیٰ منظور کرنا۔

۹۔ حسبِ دفعہ ۵۰ تنظیم کے کسی ممبر کو معطل کرنا یا اس کا اخراج کرنا۔

۱۰۔ مرکزی مشاورتی کونسل کے مشورے سے حسبِ ضرورت علاقائی نظم/تنظیمی حلقے قائم کرنا۔

۱۱۔ مرکزی مشاورتی کونسل کے مشورے سے جنرل سکریٹری کا تقرر کرنا۔

۱۲۔ حلقہ جاتی مشاورتی کونسل کے فیصلوں کی روشنی میں حلقے کے کاموں کا جائزہ لیتے رہنا۔

۱۳۔ مرکزی اور حلقہ جاتی مشاورتی کونسل کے ممبروں اور حلقہ جاتی عہدیداروں کے استعفے منظور کرنا اور اس کی اطلاع بالترتیب سرپرستِ اعلیٰ اور سرپرستِ حلقہ کو جلد از جلد دینا۔

۱۴۔ کسی صدرِ حلقہ کو معطل کرنا اور اسے حلقہ کی مشاورتی کونسل کے ممبران کے مشورے سے معزول کرنا۔

۱۵۔ کسی سکریٹری کو معطل کرنا اور اسے صدرِ حلقہ کے مشورے سے معزول کرنا۔

۱۶۔ تنظیم کے مفاد و مصالح کا تقاضا ہو تو:

(i) کسی مقامی یونٹ کو معطل کرنا۔

(ii) صدرِ حلقہ کے مشورے سے اسے تحلیل کرنا۔

۱۷۔ تنظیم کے مفاد میں مرکزی مشاورتی کونسل کی عائد کردہ پابندیوں کے تحت تنظیم کی املاک میں تصرف کرنا اور تنظیم کی طرف سے منقولہ و غیر منقولہ املاک کی خرید و فروخت یا تبادلہ یا منتقلی کرنا۔

۱۸۔ حسبِ دفعہ ۱۰ سرپرستِ اعلیٰ کی ہدایت کی پابندی کرنا۔

دفعہ ۱۶

دفعہ ۱۵ میں مذکورہ اختیارات مستقل صدرِ تنظیم کی طرح عارضی صدرِ تنظیم کو بھی حاصل ہوں گے۔ البتہ قائم مقام صدرِ تنظیم کے صرف وہی اختیارات ہوں گے جو صدر نے اسے تفویض کیے ہیں۔

مرکزی مشاورتی کونسل

دفعہ ۱۷

۱۔ صدرِ تنظیم کی امداد و مشورے کے لیے ایک مرکزی مشاورتی کونسل ہوگی جس سے صدرِ تنظیم ان اہم امور میں مشورہ کرے گا جن کا تنظیم کی پالیسی یا اس کے نظم پر قابلِ لحاظ اثر پڑتا ہو یا جو مختلف فیہ ہو سکتے ہیں۔

۲۔ مرکزی مشاورتی کونسل کے ممبروں کی تعداد ۱۵ ہوگی۔ ہر اگلی میقات کے شروع ہونے سے

قبل صدرِ تنظیم موجودہ مشاورتی کونسل کے مشورے سے ممبروں کی تعداد متعین کرے گا۔

(الف) تشکیل:

دفعہ ۱۸

۱۔ مرکزی مشاورتی کونسل کا انتخاب حلقہ جاتی مشاورتی کونسلوں کے ممبر اور ان علاقوں کے جہاں تنظیمی حلقے قائم نہیں ہیں، ممبران کے منتخب نمائندے تنظیم کے ممبران میں سے کریں گے۔
جنرل سکریٹری بہ اعتبارِ عہدہ مرکزی مشاورتی کونسل کا ممبر ہو گا۔

۲۔ اگر مرکزی مشاورتی کونسل کی کوئی نشست خالی ہو جائے تو باقی ماندہ مدت کے لیے اس کا انتخاب مرکز اور حلقہ جات کے دستوری ذمہ داران اور مرکزی و حلقہ جاتی مشاورتی کونسلوں کے ممبر اور ان علاقوں کے جہاں تنظیمی حلقے قائم نہیں ہیں، ممبران کے منتخب نمائندے تنظیم کے ممبران میں سے کریں گے۔

(ب) اجلاس:

دفعہ ۱۹

۱۔ مرکزی مشاورتی کونسل کا اجلاس معمولاً سال میں ایک بار ہوا کرے گا اور دو اجلاسوں کے درمیان ۱۴ ماہ سے زائد کا فصل نہ ہو گا۔

۲۔ صدرِ تنظیم کسی بھی وقت ہنگامی اجلاس طلب کرنے کا مُجاز ہو گا۔

۳۔ مرکزی مشاورتی کونسل کے کل ممبروں کی ایک تہائی تعداد اگر صدرِ تنظیم سے اجلاس طلب کیے جانے کا تحریری مطالبہ کرے تو کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانا ضروری ہو گا۔

(ج) کورم:

دفعہ ۲۰

اجلاس کے لیے کورم کونسل کے ممبروں کی کل تعداد کا نصف ہو گا۔ اگر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے یہ اجلاس ملتوی کرنا پڑے تو اگلے اجلاس کے لیے کورم کی شرط نہ ہو گی۔

(د) کارروائی:

دفعہ ۲۱

مرکزی مشاورتی کونسل کے سالانہ اجلاس میں حسبِ ذیل چیزیں غور و فیصلہ کے لیے پیش ہوں گی:

۱۔ تنظیم کی سالانہ رپورٹ۔

۲۔ گذشتہ سال کے بجٹ کی روشنی میں مرکزی بیت المال کی آمد و صرف کی رپورٹ مع رپورٹ آڈیٹر۔

۳۔ آڈیٹر کا تقرر۔

۴۔ آئندہ سال کا بجٹ۔

۵۔ پالیسی و پروگرام کی تشکیل یا ترمیم۔

۶۔ تنظیمی امور سے متعلق تجاویز اور مشورے۔

(ہ) کونسل کے فیصلے:

دفعہ ۲۲

کوشش کی جائے گی کہ مرکزی مشاورتی کونسل کے فیصلے اتفاق رائے سے ہوں۔ بصورت دیگر کثرت رائے سے ہوں گے۔ اگر آرا برابر تقسیم ہو جائیں تو فیصلہ اُن آرا کے مطابق ہو گا جن میں صدرِ کونسل کی رائے شامل ہو۔ البتہ دستور میں ترمیم یا حذف یا اضافہ سے متعلق فیصلوں کے لیے حاضر ارکان کی دو تہائی اکثریت ضروری ہو گی۔

جنرل سکریٹری

دفعہ ۲۳

جنرل سکریٹری کا تقرر صدرِ تنظیم مرکزی مشاورتی کونسل کے مشورے سے کرے گا۔

دفعہ ۲۴

جنرل سکریٹری کے فرائض و اختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱۔ مرکزی شعبوں کی نگرانی۔

۲۔ تنظیمی امور کی دیکھ بھال اور نظم و نسق ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا۔

۳۔ جملہ تنظیمی حلقہ جات سے ربط رکھنا، ان کے کاموں کی نگرانی کرنا، اور حالات کے مطابق صدرِ تنظیم کی ہدایات کے تحت ان کی رہ نمائی کرنا۔

۴۔ درجِ بالا امور میں جنرل سکریٹری صدرِ تنظیم کی ہدایت کے تحت کام انجام دے گا اور اس کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

سرپرستِ حلقہ

دفعہ ۲۵

حلقہ کی سطح پر تنظیم کا ایک سرپرست ہوگا جو امیر حلقہ/ناظمِ علاقہ تحت مرکز جماعت اسلامی ہند ہوگا۔

دفعہ ۲۶

سرپرستِ حلقہ کے فرائض واختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱۔ اس بات پر نگاہ رکھنا کہ تنظیم کا کام اپنے اغراض ومقاصد کے مطابق صحت مند طور پر انجام پارہا ہے یا نہیں۔اس مقصد کے لیے اسے حق ہوگا کہ حلقہ کی سطح پر حسبِ ضرورت مناسب اقدام کرے۔

۲۔ حلقہ کی مشاورتی کونسل اور صدرِ حلقہ کے انتخاب کی نگرانی کرنا۔

۳۔ حلقہ کے نظم کے اہم اور اختلافی امور سے متعلق فیصلے سرپرستِ حلقہ کی منظوری کے بعد روبہ عمل آئیں گے۔

نوٹ: سرپرستِ حلقہ کو یہ اختیار ہوگا کہ بوقت ضرورت اپنے فرائض کو اپنے کسی مقرر کردہ فرد کے ذریعے انجام دے۔

حلقہ جاتی مشاورتی کونسل

دفعہ ۲۷

۱۔ حلقہ کی سطح پر صدرِ حلقہ کی امداد اور مشورے کے لیے ایک مشاورتی کونسل ہوگی جس سے صدرِ حلقہ اہم امور میں مشورے کرے گا۔

۲۔ حلقہ کے مشاورتی کونسل کے ممبروں کی تعداد کا تعین مرکزی مشاورتی کونسل، حلقہ کے ممبروں کی تعداد کی بنیاد پر کرے گی۔

(الف) تشکیل:

دفعہ ۲۸

حلقہ کی مشاورتی کونسل کا انتخاب حلقہ کے ممبر، بلاواسطہ یا بالواسطہ حلقہ کے ممبروں میں سے کریں گے۔ سکریٹری بہ اعتبارِ عہدہ مشاورتی کونسل کا ممبر ہوگا۔

(ب) اجلاس:

دفعہ ۲۹

۱۔ حلقہ کی مشاورتی کونسل کا اجلاس معمولاً سال میں دو بار ہوگا اور ہر دو اجلاسوں کے درمیان آٹھ ماہ سے زیادہ کا فصل نہ ہوگا۔

۲۔ صدرِ حلقہ کسی بھی وقت ہنگامی اجلاس بلانے کا مُجاز ہوگا۔

۳۔ حلقے کے مشاورتی کونسل کے کُل ممبروں کی ایک تہائی تعداد اگر صدرِ حلقہ سے اجلاس طلب کیے جانے کا تحریری مطالبہ کرے تو کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانا ضروری ہوگا۔

(ج) کورم:

دفعہ ۳۰

اجلاس کے لیے کورم کونسل کے ممبروں کی کل تعداد کا نصف ہوگا لیکن اگر کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس ملتوی کرنا پڑے تو اگلے اجلاس کے لیے کورم کی شرط نہ ہوگی۔

(د) کارروائی:

دفعہ ۳۱

حلقے کی مشاورتی کونسل کی ذمہ داری حسبِ ذیل ہوگی:

۱۔ حلقے کی سالانہ رپورٹ پرغور۔

۲۔ مرکزی مشاورتی کونسل کی پالیسی اور پروگرام کی روشنی میں حلقوں کے پروگرام کی ترتیب۔

۳۔ گذشتہ سال کے بجٹ کی روشنی میں حلقے کے بیت المال کے آمد وصرف کی رپورٹ مع آڈٹ رپورٹ کا جائزہ۔

۴۔ سالانہ بجٹ کی منظوری۔

۵۔ حسبِ ضرورت عہدے داروں اور آڈیٹر کی تقرری۔

۶۔ دیگر ضروری امور پرغور وفیصلہ۔

(ہ) کونسل کے فیصلے:

دفعہ ۳۲

کوشش کی جائے گی کہ مشاورتی کونسل کے فیصلے اتفاق رائے سے ہوں۔ بصورت دیگر کونسل کے حاضر ارکان کی کثرت رائے سے ہوں گے۔ لیکن اگر کسی مسئلہ میں آرا برابر تقسیم ہو جائیں تو فیصلہ ان آرا کے مطابق ہوگا جس میں صدر مجلس کی رائے شامل ہو۔

صدرِ حلقہ

دفعہ ۳۳

ہر تنظیمی حلقے کا ایک صدر ہو گا جو اپنے حلقہ کا سربراہ ہو گا۔

دفعہ ۳۴

۱۔ صدرِ حلقہ کا انتخاب حلقہ کی مشاورتی کونسل حلقہ کے ممبروں میں سے کرے گی۔

۲۔ صدرِ حلقہ کی جگہ اچانک کسی وجہ سے خالی ہو جائے تو سکریٹری فوری طور پر صدرِ حلقہ کی جگہ سنبھال لے گا اس عارضی نظم کی مدت تین ماہ سے زائد نہ ہو گی۔ اس مدت کے اندر حسبِ دفعہ ۳۴ (۱) صدرِ حلقہ کا انتخاب کرالینا ضروری ہو گا۔

۳۔ اگر صدرِ حلقہ کے لیے عارضی طور پر اپنے فرائض سے از خود سبک دوش ہونا ضروری ہو گیا ہو تو اسے اختیار ہو گا کہ وہ اس مدت کے لیے صدرِ تنظیم کے مشورے سے اپنا قائم مقام مقرر کر دے۔ اس تقرر کی میعاد چھ ماہ سے زائد نہ ہو گی۔

دفعہ ۳۵

صدرِ حلقہ کے فرائض و اختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱۔ اپنے حلقہ کی یونٹوں کے نظم و نسق کو درست رکھنا اور حلقہ کے ممبروں کی تربیت و رہ نمائی کرنا۔

۲۔ حلقہ کی مشاورتی کونسل کا اجلاس طلب کرنا اور اس کی صدارت کرنا۔

۳۔ اپنی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں کسی غیر ممبر کو شرکت کی دعوت دینا مگر اسے بہر حال رائے دینے کا حق نہ ہو گا۔

۴۔ تنظیم کی ممبری، اس سے اخراج یا اس سے استعفیٰ کی سفارش کرنا۔

۵۔ ناگزیر صورت حال میں حسبِ دفعہ ۵۰(۲) معطل کرنا اور برائے توثیق اس کی اطلاع صدرِ تنظیم کو جلد از جلد دینا۔

۶۔ اپنی مشاورتی کونسل کے مشورے سے سکریٹری کا تقرر کرنا۔

۷۔ سکریٹری کے استعفیٰ کی منظوری، اس کی معطلی یا معزولی کی سفارش صدرِ تنظیم سے کرنا۔

۸۔ حلقہ میں کسی نئی یونٹ کو قائم کرنا۔

۹۔ مقامی شاخوں کے عہدیدار کا انتخاب کرانا ان میں سے کسی کا استعفیٰ منظور کرنا، کسی کو معطل کرنا یا کسی کو سکریٹری کے مشورے سے معزول کرنا۔

۱۰۔ مقامی مشاورتی کونسل کے کسی ممبر کا استعفیٰ منظور کرنا۔

۱۱۔ تنظیم کے مفاد و مصالح کا تقاضا ہو تو ناگزیر صورت حال میں کسی بھی یونٹ کو:

(i) معطل کرنا اور برائے توثیق اس کی اطلاع صدرِ تنظیم کو جلد از جلد دینا۔

(ii) تحلیل کرنے کی سفارش صدرِ تنظیم سے کرنا۔

سکریٹری حلقہ

دفعہ ۳۶

سکریٹری کا تقرر صدرِ حلقہ اپنی مشاورتی کونسل کے مشورے سے کرے گا۔

دفعہ ۳۷

سکریٹری کے فرائض و اختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱۔ حلقہ کے تنظیمی امور کی دیکھ بھال اور اس کے نظم ونسق کو درست رکھنا۔

۲۔ حلقہ کے شعبہ جات کی نگرانی کرنا۔

۳۔ مقامی یونٹوں کے نظم پر نگاہ رکھنا۔ ان کے کاموں کی نگرانی کرنا اور حالات کے مطابق ان کی رہ نمائی کرنا۔

۴۔ ان امور میں سکریٹری، صدرِ حلقہ کی ہدایت کا پابند ہوگا اور اس کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

مقامی تنظیم

دفعہ ۳۸

جس مقام پر تنظیم کے ممبروں کی تعداد دو یا دو سے زائد ہوگی وہاں مقامی تنظیم کا قیام عمل میں آئے گا لیکن اگر کسی مقام پر صرف ایک ہی ممبر ہو تو اس کا تعلق براہِ راست صدرِ حلقہ سے ہوگا اور وہ اس کی ہدایت کے مطابق کام کرے گا۔

صدر مقامی

دفعہ ۳۹

۱۔ ہر مقامی یونٹ کا ایک صدر ہوگا جس کا انتخاب مقامی ممبر کریں گے۔

۲۔ جس یونٹ میں صرف دو ممبر ہوں، وہاں صدرِ حلقہ اپنی صوابدید سے مقامی صدر کا تقرر کرے گا۔

دفعہ ۴۰

صدر مقامی کے فرائض واختیارات حسبِ ذیل ہوں گے:

۱۔ مقامی نظم ونسق کو درست رکھنااور مقامی ممبروں کی تربیت ورہنمائی کرنا۔

۲۔ تنظیم کے اغراض و مقاصد کے لیے خود سرگرم عمل رہنااور دوسرے ممبروں کو بھی سرگرمِ عمل رکھنا۔

۳۔ اپنی یونٹ کا کام مقامی ممبروں کے مشورے سے کرنا۔

۴۔ ان تمام امور کے سلسلے میں صدر مقامی صدرِ حلقہ کی ہدایت کا پابند ہوگااور اس کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

مقامی مشاورتی کونسل

دفعہ ۴۱

۱۔ جس مقامی یونٹ کے ممبروں کی تعداد ۲۵ یااس سے زائد ہو وہاں صدرِ حلقہ کی اجازت سے مقامی مشاورتی کونسل کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔

۲۔ مقامی مشاورتی کونسل کے ممبروں کی تعداد صدر مقامی کے مشورے سے صدرِ حلقہ متعین کرے گا۔

۳۔ مقامی یونٹ کے اہم امور مقامی مشاورتی کونسل کے مشورے سے طے کیے جائیں گے۔

بیت المال

دفعہ ۴۲

مقامی سطح پر مقامی بیت المال، حلقہ کی سطح پر حلقہ کا بیت المال اور کل ہند سطح پر تنظیم کا مرکزی بیت المال ہوگا۔

دفعہ ۴۳

تنظیمی فنڈس اور جائیدادیں دستور کی دفعہ ۴ میں بیان کیے گئے اغراض و مقاصد کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے صرف نہیں کی جائیں گی۔

(الف) ذرائع آمدنی

دفعہ ۴۴

۱۔ تنظیم کے ممبروں کی ماہانہ اعانتیں اور صدقات

۲۔ ہمدردوں اور بہی خواہوں کے عطیات۔

۳۔ مکتبہ جات، مطبوعات اور املاک کی آمدنی۔

(ب) مرکزی بیت المال

دفعہ ۴۵

۱۔ مرکزی بیت المال صدرِ تنظیم کے تحت ہو گا جس سے وہ طے شدہ بجٹ کے مطابق متعلقہ مدات پر خرچ کرے گا۔

۲۔ مرکزی بیت المال کے حسابات کی جانچ تنظیم کے آڈیٹر سے کرائی جائے گی۔

(ج) حلقہ کا بیت المال

دفعہ ۴۶

۱۔ حلقہ کا بیت المال صدرِ حلقہ کے تحت ہو گا جس سے وہ اپنی مشاورتی کونسل کے مشورے

سے متعلقہ مدات پر خرچ کرے گا اور آمد و صرف کے سلسلے میں صدرِ تنظیم کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

۲۔ حلقہ کے بیت المال کے حسابات کی جانچ حلقہ کے آڈیٹر سے کرائی جائے گی۔

(د) مقامی بیت المال

دفعہ ۴۷

مقامی بیت المال مقامی صدر کے تحت ہو گا جس سے وہ مقامی ممبروں / مقامی مشاورتی کونسل کے مشورے سے متعلقہ مدات پر خرچ کرے گا اور آمد و صرف کے سلسلے میں صدرِ حلقہ کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

رکنیت کی برخواستگی

(الف) استعفیٰ

دفعہ ۴۸

تنظیم کا کوئی ممبر اگر تنظیم کی ممبری سے استعفیٰ دے دے تو اسے اپنے استعفے پر نظر ثانی کے لیے زیادہ سے زیادہ دو ماہ کا موقع دیا جائے گا۔

(ب) اخراج و معطلی

دفعہ ۴۹

تعظیم سے کسی ممبر کا اخراج صرف اسی صورت میں ہو گا جب کہ وہ:

۱۔ دستور کی دفعہ ۵، ۴، اور ۶ سے قولاً و عملاً انحراف کرے۔

۲۔ تنظیم کی معینہ پالیسی کی دانستہ خلاف ورزی کرے۔

۳۔ ایسا رویہ اختیار کرے جو تنظیم کے نظم یا اس کی دینی و اخلاقی حیثیت کو نقصان پہنچانے والا ہو۔

دفعہ ۵۰

۱۔ اگر کسی ممبر کے اخراج کا مسئلہ سامنے آجائے تو اسے وجوہ اخراج سے مطلع کر کے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا جس کی زیادہ سے زیادہ مدت دو ماہ ہوگی۔

۲۔ اخراج کے سلسلے میں فیصلہ سے پہلے اگر ضرورت محسوس کی جائے تو صدرِ تنظیم اسے معطل بھی کر سکتا ہے اور اگر حالات کی بنا پر صدرِ حلقہ اس ممبر کو فوری طور پر معطل کرنا ناگزیر سمجھے تو وہ بھی صدرِ تنظیم کے فیصلے تک اسے ممبری سے معطل کرنے کا مُجاز ہوگا۔

تنظیمی ضوابط

دفعہ ۵۱

اس دستور کے منشا کو پورا کرنے کے سلسلے میں جن ذیلی ضوابط کی ضرورت پیش آئے گی انھیں صدرِ تنظیم مرکزی مشاورتی کونسل کے مشورے سے بنائے گا جو سرپرستِ اعلیٰ کی توثیق کے بعد روبہ عمل آئیں گے۔

تنظیم کی تحلیل

دفعہ ۵۲

تنظیم کی تحلیل کی صورت میں تنظیمی فنڈس اور جائیدادیں کسی ایسی تنظیم کو ہی منتقل کی جائیں گی جو یکساں

اغراض ومقاصد رکھتی ہو۔ منتقلی کا یہ فیصلہ مرکزی مشاورتی کونسل کے کسی سالانہ اجلاس یا اس مقصد کے لیے بلائی گئی کسی ہنگامی میٹنگ میں موجود ممبران کی دو تہائی اکثریت سے ہوگا جسے تنظیم کے سرپرستِ اعلیٰ نے منظور کیا ہو۔